[illegible]ں اسلام

کس طرح ترقی حاصل کرسکتے ہیں

انجمن ترقی اسلام

سکندرآباد

۱۳۶۳ / ۱۹۴۴

چودھواں ایڈیشن

[illegible]ت ۲ر

مطبوعہ رزاقی مشین پریس حیدرآباد

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

جسمانی اور روحانی سلسلہ میں مشابہت

خدا تعالیٰ نے جو رب العالمین ہے جب سے دنیا پیدا کیا ہے۔ انسان کی جسمانی پرورش کے ساتھ ساتھ روحانی پرورش کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہے اور یہ دونوں سلسلے تاقیامت جاری رہیں گے۔

ہم خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہر روز دیکھتے ہیں کہ دن کے بعد رات آتی ہے اور رات کے بعد دن اور یہ کہ رات کی تاریکی ہرگز دور نہیں ہو سکتی

جب تک خدا تعالیٰ کے طرف سے آفتاب طلوع نہ ہو۔ اور انسان گو آنکھیں رکھتا ہے لیکن پھر بھی وہ رات کی تاریکی میں کوئی کام نہیں دے سکیں جب تک روشنی نہ ہو۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کا یہ قانون بھی ہے کہ انسان جو خصوصاً روحانیت کے حصول کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ روحانی تاریکی یعنے گمراہی سے نکل کر ہرگز صراط مستقیم پر نہیں آسکتا جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے روحانی آفتاب یعنی نبی رسول یا ربانی مصلح مبعوث نہ ہو۔ گو وہ عقل رکھتا ہے پھر بھی نبی کی تعلیم یعنی روحانی آفتاب کی روشنی کا محتاج ہوتا ہے جس طرح آنکھ دنیاوی آفتاب کی روشنی کی محتاج ہے اسی لئے دنیا میں ایسی کوئی قوم نہیں گذری جو روحانی تاریکی یعنی گمراہی میں مبتلا ہو اور اس کی اصلاح کے لئے روحانی آفتاب یعنی نبی رسول یا ربانی مصلح نہ بھیجا گیا ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ یعنی دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں گذری جس میں کوئی نہ کوئی ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔ (سورہ ۳۵۔ آیت ۲۴) نبی روحانی آفتاب ہوتا ہے اس کا ثبوت قرآن شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے سِرَاجًا مُّنِيْرًا کے خطاب سے ظاہر ہے۔

یہ بات بھی خوب یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ قانون نہیں ہے کہ کبھی کسی قوم میں ایک بار نبی مبعوث کر دیا۔ تو پھر اس کو ہمیشہ کے لئے اسی کے حال پر چھوڑ دیا ہو۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آفتاب غروب ہو جانے کے بعد رفتہ رفتہ دنیا میں تاریکی پھیل جاتی ہے اور آخر وہ وقت آجاتا ہے کہ آفتاب پھر طلوع کیا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی آفتاب یعنی نبی رسول یا ربانی مصلح کی وفات کے بعد

دنیا میں رفتہ رفتہ گمراہی پھیل جاتی ہے اور آخر وہ وقت آجاتا ہے کہ پھر اس کی اصلاح کے لئے روحانی آفتاب نمودار کیا جائے جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ یعنی پھر ہم یکے بعد دیگرے رسول بھیجتے رہے مگر جب کبھی کسی قوم میں رسول آیا تو انہوں نے اس کی تکذیب کی اسی طرح ہر قوم میں بار بار خدا کا رسول آتا رہا مگر جب کبھی کوئی رسول یا اس کی تکذیب کی گئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ان میں روحانی تاریکی یعنی گمراہی پھیلی ہوئی ہوتی ہے اس لئے وہ اپنے غلط خیالات پر نہ صرف اڑے رہتے ہیں بلکہ مخالفت اور تکذیب کرتے ہیں۔ مگر ان میں سے جو سعید الفطرت لوگ ہوتے ہیں وہ رفتہ رفتہ مانتے چلے جاتے ہیں دنیا کے تمام مذاہب میں یہی سلسلہ جاری رہا۔

زندہ اور مردہ مذہب

خدا تعالیٰ نے ہر ایک مذہب کی بنیاد ایک نبی کے ذریعہ قایم کی پھر اس نبی کی وفات کے بعد اس کے قایم کردہ سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے جب تک زندہ رکھنا مناسب سمجھا۔ اس کی حفاظت کے لئے اپنی طرف سے خلیفے یعنی اس نبی کے جانشینوں کا سلسلہ جاری رکھا اور جب وہ وقت آتا ہے کہ یہ سلسلہ ختم کر دیا جائے تو خدا تعالیٰ اس میں کوئی ربانی مصلح مبعوث نہیں فرماتا۔ اس طرح اس مذہب کی ربانی حفاظت موقوف ہو جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مذہب مردہ ہو جاتا ہے

اور اس میں مشرکانہ پرستش شروع ہو جاتی ہے اور تاقیامت اس میں کوئی ربانی مصلح مبعوث نہیں کیا جاتا۔ ایسے مردہ مذہب کا آخری سلسلہ بنی اسرائیل کا تھا اس کے بانی حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ ان کے بعد تیرہ سو سال تک ربانی خلیفوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اور بالآخر حضرت عیسیٰؑ پر اس کا خاتمہ ہوا۔ اس کے بعد صدہا سال سے اس سلسلہ کی طرف منسوب ہونے والے لوگ مشرکانہ پرستش کرتے ہیں کیونکہ ان کی اصلاح کے لئے ان میں کوئی نبی یا رسول مبعوث نہیں کیا جاتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

خدا تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے تمام انبیاء کا سردار بنایا۔ اور آپؐ کے ذریعہ جو مذہب دنیا میں قایم کیا وہ تمام جہان کے لئے ایک عالمگیر مذہب ہے خدا تعالیٰ اس مذہب کو تاقیامت زندہ رکھے گا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کے لئے خلفاء کا سلسلہ جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا۔ جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ (سورہ نور آیت ۵۵) یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے۔ اور نیک اعمال کئے وعدہ کرتا ہے کہ ضرور انہیں زمین میں خلیفے (یعنی نبی کے جانشین) بنائے گا۔ جیسا کہ ان لوگوں

جانشین بنایا جو ان سے پہلے تھے۔ اور ان کے لئے ان کا دین مضبوط کریگا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ اب سوال باقی یہ رہ جاتا ہے کہ اسلام میں ایسے خلیفوں کا ظہور کب ہوگا؟ اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا (ابوداؤد) یعنی اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کیا کرے گا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔ اس ارشاد کے مطابق ہر صدی کے شروع میں ایسے ربانی مصلحین کا ظہور ہوتا رہا اور تاقیامت یہ وعدہ پورا ہوتا رہے گا۔

زندہ مذہب صرف اسلام ہے

پس اب دنیا میں صرف اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اس لئے کہ صرف اسلام ہی میں خدا تعالیٰ کے وعدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ربانی مصلحین کا سلسلہ جاری ہے اور ربانی مصلحین ان امور کو جو قرآن کریم کی صحیح تعلیم کے خلاف ہوں گے دور کریں گے۔ اور صحیح تعلیم کو اس کی اصلی شان میں ظاہر کریں گے۔ اس طرح اسلام مضبوط و تازہ ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔

دوسری بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر مذہب کی زندگی کی علامت اس کی الہامی کتاب کی حفاظت ہے جس مذہب کی الہامی کتاب محفوظ نہیں وہ مذہب بھی محفوظ نہیں۔ اس لحاظ سے بھی اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے

جس کی الہامی کتاب ۱۳۶۰ سال سے محفوظ ہے اور تا قیامت محفوظ رہے گی کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود حفاظت کا ذمہ لیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔ یعنی یقیناً ہم نے ہی نازل کیا ہے ذکر کو اور یقیناً ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اسلام کی زندگی کے دو عظیم الشان نشانات

اس طرح خدا تعالیٰ نے اسلام کی فضیلت و دائمی زندگی کے لئے دو عظیم الشان نشان مقرر فرمائے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کی الہامی کتاب تا قیامت محفوظ رہے۔ دوسرے یہ کہ اس کتاب کے حقائق و معارف سمجھانے کے لئے ہر صدی کے شروع میں ربانی مصلح یا ربانی مجدد کے ظہور کا سلسلہ جاری رہے جس کے ذریعہ تا قیامت دین مضبوط و تازہ ہوتا رہے اس کے مقابلہ میں کسی اور مذہب میں نہ اس کی الہامی کتاب محفوظ ہے نہ اس میں ربانی مصلح کے ظہور کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ صرف اسلام کے لئے مخصوص ہے یہ اسلام کی فضیلت و دائمی زندگی کے دو ایسے عظیم الشان نشان ہیں جن کا انکار ہرگز ممکن نہیں۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اَعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا یعنی مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو اور تفرقہ مت کرو

جب تک مسلمان اس پر قایم رہے اسلام کی شان و شوکت دنیا میں ظاہر ہوتی رہی مگر جب اس ربانی نصیحت کو فراموش کر بیٹھے ان میں تنزل شروع ہو گیا۔ اور اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ بجائے حقیقی اسلام کے رسم و رواج نے جگہ لے لی. صحیح عقائد نے غلط صورت اختیار کر لی ہے اور بجائے ایک جماعت کے کئی مختلف فرقے ہو گئے ہیں اور آپس میں بغض و عناد کی آگ بھڑکنے لگ گئی۔ اور نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ہر طرح سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں اور دوسرے اقوام کا ان پر غلبہ ہو گیا اور وہ ہر طرح سے ان کو دینی دینوی معاملات میں پریشان کر رہے ہیں۔ مگر مسلمان ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ ان میں اتحاد و اتفاق نہیں جو غلبہ کے لئے ازبس ضروری ہے غیر اقوام کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو معلوم ہو گا مذہبی اختلاف ان میں بھی ہے مگر وہ کم از کم سیاسی یا کسی اور دینوی مشترکہ معاملہ میں اتحاد کر لیتے۔ ہندو قوم جو ایک بڑی قوم ہے اسی کو لیجئے ان میں بھی مذہبی اختلاف موجود ہے اور بہت بڑا اختلاف ہے مگر پھر بھی وہ مشترکہ معاملات میں متحد ہو جاتے ہیں باوجود اس کے کہ ان میں بھی کئی لیڈر ہیں اور ان کے خیالات بھی مختلف ہیں مگر پھر بھی وہ مسٹر گاندھی جیسے ایک شخص کو اپنا ڈکٹیٹر مقرر کر کے کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر سیاست دانوں کی یہ ذہنیت ہو گئی ہے کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ملک ہے۔ مسلمان یہاں آکر ترقی کر گئے ہیں اس لئے ان کو یہاں سے نکال دینا چاہیئے یا ان کو اچھوت اقوام کی طرح بنا دیا جائے۔

اتحاد باہمی کی ضرورت

غرض جس طرح انھوں نے اچھوت اقوام کو جو ہندوستان کی قدیم فرمانروا اقوام تھیں ہزار ہا سال سے کچل کر غلاموں سے بھی بدتر بنا رکھا ہے وہی حال وہ مسلمانوں کا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس مکروہ مقصد کی تکمیل کے لئے دن رات کوششیں کر رہے ہیں ان حالات کے باوجود مسلمان برادران وطن کی تباہ کن سرگرمیوں کی مدافعت کے لئے کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ ان میں اتحاد و اتفاق نہیں مسلمان اپنی خستہ حالی محسوس کر رہے ہیں مگر اتحاد و اتفاق نہیں۔ اس لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ مسلم اخبارات بھی وقتاً فوقتاً اس رائے کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا ایک مرکز ہو۔ ایک بیت المال ہو۔ ایک امیر ہو جس کی اطاعت سب پر واجب ہو مگر جہاں مسلمانوں کے بیسیوں فرقے ہوں اور ہر ایک فرقہ دوسرے کے خلاف نفرت رکھتا ہو۔ ایسی صورت میں کیونکر کسی ایک فرقے کے لیڈر کو دوسرے تمام فرقوں کے لوگ واجب الاطاعت تسلیم کریں گے جب یہ ممکن نہیں تو پھر کس طرح مسلمان ایسی پراگندہ حالت میں اپنے زبردست دشمن کا مقابلہ کر سکیں گے اس کا ایک ہی علاج ہے جو خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت میں خود تبدیلی پیدا نہیں کر لیتی"۔

کسی ایک شخص کے دل میں تبدیلی پیدا کرنا ایک نہایت ہی مشکل امر ہے پھر ایک نہیں بلکہ کروڑہا دلوں میں تبدیلی پیدا کر دینا یہ انسانی بس کی بات نہیں یہ کام صرف خدا ہی کر سکتا ہے۔ وہ رب العالمین ہے اسی لئے اپنی مخلوق کی اصلاح بھی اسی کے ذمہ ہے۔ ہمارے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

زمانہ کے لوگ کیسے وحشی تھے۔ جب کبھی ان میں کوئی اختلاف یا فساد ہو جاتا۔ تو ایک دوسرے کے جانی دشمن ہو جاتے اور نسلاً بعد نسلٍ ان کی دشمنی جاری رہتی۔ مگر جب ایسی جاہل قوم نے کچھ مدت کی مخالفت کے بعد اپنے دل میں تبدیلی پیدا کر لی اور اپنے زمانہ کے عظیم الشان ربانی مصلح کو مان لیا اور اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے لگے۔ تو وہ جو پہلے ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے جانی دوست ہو گئے اور ان کی اخلاقی اور روحانی حالت میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی کہ وہ خود تمام جہاں کے مصلح بن گئے۔

مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کسطرح ہو سکتی ہے

یہ کہنا تو آسان ہے کہ مسلمانوں کی اصلاح و ترقی جب ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے اختلافات دور کر کے متحد ہو جائیں مگر کوئی یہ نہیں بتلا سکتا کہ مختلف فرقوں کے اختلافات کس طرح دور ہو سکتے ہیں؟ اس کے جواب میں ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگوں کا طریق پیش کر کے کہتے ہیں کہ اسی طرح خدا تعالیٰ اس زمانہ کے مسلمانوں کی بھی اصلاح و ترقی کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے دلوں میں تبدیلی پیدا کر لیں اور اس زمانہ میں جو ربانی مصلح قرآن شریف کی آیت استخلاف کے مطابق اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مبعوث ہوا ہے۔ اس کو مان لیں اور اس کی تعلیم کے مطابق عمل کر کے دیکھ لیں کہ اس کے طفیل ان کی اخلاقی اور روحانی حالت میں وہ عظیم الشان تبدیلی ہو گی کہ ان کے تمام اختلافات دور ہو جائیں گے اور ان میں ایسا اتحاد و اتفاق پیدا ہو جائے گا کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہ کر سکے گی

اور وہ خود تمام جہاں کے معلم ہو سکیں گے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ تو بالکل جاہل تھے اور ان کے لئے کسی مصلح کے آنے کا کوئی وقت مقرر نہ تھا لیکن پھر بھی ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر آپؐ کو قبول کر کے سعادتِ دارین حاصل کی مگر بخلاف اس کے موجودہ زمانہ کے لوگ تعلیم یافتہ ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اسلام زندہ مذہب ہے اور زندہ مذہب کی حفاظت کے لئے خدا کی طرف سے ہر صدی کے شروع میں ایک ربانی مصلح مبعوث کئے جانے کا وعدہ بھی موجود ہے پھر ایسے ربانی مصلح کو ماننے میں ہرج ہی کیا ہے بلکہ اس کو ماننے سے دونوں جہاں میں فلاح پانا ہے مختلف فرقوں کے لوگ کسی دوسرے شخص کو اپنا واجب الاطاعت امام ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔ صرف خدا کی طرف سے مبعوث کیا ہوا شخص ہی واجب اطاعت امام ہو سکتا ہے اسی پر ایمان لانے سے ہمارے دل میں تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے یہ خدا تعالیٰ کی بتلائی ہوئی راہ ہے اس پر عمل کرنے سے ہی ابتدائے اسلام کے لوگ کامیاب ہوئے اور دین و دنیا کے فاتح ہو گئے اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں بھی وہی عمل کرنے سے مسلمان ایک واجب الاطاعت امام کی منظم جماعت ہو کر دین و دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ان کا مقابلہ کر سکے۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا مقررہ قانون ہے ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے اور تا قیامت ایسا ہی ہوتا رہے گا۔

ربانی مصلح کی شناخت کے طریق

طریق اول۔ ربانی مصلح کی شناخت کوئی مشکل امر نہیں کیونکہ جس طرح

دنیاوی حکومت میں یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص ایک بڑے عہدیدار یا افسر ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے اور حکومت کے نام سے جھوٹے سرکاری فرمان جاری کرے اور پکڑا نہ جائے۔

اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو حکومت اس کو فوراً گرفتار کر کے سخت سزا دیتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ہرگز ممکن نہیں کہ خدا کی دینی حکومت میں کوئی شخص ربانی مصلح ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے خدا کے نام سے جھوٹے الہامات شائع کرے اور ہلاک نہ ہو اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو خدا کی گرفت میں آجاتا ہے اور وہ قرآن شریف۔ توریت اور انجیل کے قانون کے مطابق ہلاک کیا جاتا ہے

طریق دوم۔ خدا کا یہ بھی قانون ہے کہ نبوت کا جھوٹا مدعی اور اس کا سلسلہ دنیا میں ترقی حاصل نہیں کر سکتا بلکہ تھوڑے عرصہ میں تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔ اس کے خلاف سچے مدعی اور اس کا سلسلہ خواہ تمام جہان مخالفت کرے پھر بھی وہ ترقی حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔

طریق سوم۔ خدا کا یہ بھی قانون ہے کہ وہ اپنا مصلح اسی وقت مبعوث فرماتا جب اس کی مخلوق راہ راست سے دور ہو گئی ہو اور اس کی اصلاح کی سخت ضرورت ہو۔

طریق چہارم۔ ربانی مصلح کی یقینی شناخت کے لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل چار نشانات مقرر فرمائے ہیں۔

(۱) وہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کا مدعی ہوگا
اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ۔

(۲) وہ شخص ساری امت کے لئے ہوگا۔ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ۔

(۳) وہ شخص صدی کے شروع میں ظاہر ہوگا۔ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ

(۴) وہ شخص اسلام کو از سرِ نو تازہ کریگا۔ (مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا)

موجودہ زمانہ کے ربانی مصلح کی صداقت

خدا تعالیٰ کا یہ اٹل قانون ہے کہ کسی مذہب کو وہ جس عرصہ تک زندہ رکھنا مناسب سمجھتا ہے اس مذہب کے ربانی مصلح کی وفات کے بعد اس مذہب کی حفاظت کے لئے وہ اپنی طرف سے جانشین مبعوث فرمانے کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی آیت استخلاف سے ظاہر ہے۔ اسلام کی حفاظت کے لئے جس انسان کو خدا نے اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ اس کا اسم مُبارک **حضرت میرزا غلام احمد** ہے۔ آپکی صداقت کے متعلق چند ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔

پہلا ثبوت۔ اگر آپ اپنے دعویٰ میں نعوذ باللہ صادق نہ ہوتے تو قرآن شریف اور بائبل کے قانون کے مطابق قتل کئے جاتے آپ کے نہ ماننے والے اس ربانی قانون سے خوب واقف تھے۔ اس لئے انہوں نے آپ کو جھوٹا قرار دے کر آپ کے خلاف قتل کا فتویٰ دیا۔ مگر آپ نے اس کے خلاف بڑی جرارت سے یہ اعلان کیا کہ مجھے ہرگز کوئی قتل نہیں کر سکتا کیونکہ خدا نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس لئے میرا محافظ بھی وہی ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ میں قتل نہیں کیا جاؤں گا۔ بلکہ میں قریب قریب اسّی سال کی عمر پا کر طبعی موت پاؤں گا۔ آخر وہی ہوا جو اس کے فرستادہ نے کہا تھا کیا دنیا میں ایسا کوئی شخص ہے جو ایسی دلیری سے زبردست دعویٰ کر سکے۔ انسان کو اپنی زندگی کا ایک منٹ کا بھی اعتبار نہیں ہوتا پھر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک ایسا شخص جس کا تمام جہاں دشمن ہو۔ اور از روئے

مذہب اس کو قتل کر ڈالنا ثواب عظیم سمجھا جاتا ہو اس کے قتل کے متعلق مختلف طریق سے کوششیں بھی کی گئی ہوں پھر بھی وہ قتل نہ ہو۔ یہ تو ہوئی ساری دنیا کے لوگوں کی مخالفانہ کوششوں کی ناکامی مگر اس سے بڑھ کر یہ بات قابل غور ہے کہ زمین و آسمان کا مالک اور قادر خدا جس کا دشمن ہو اور جس نے اپنے اُس قانون کا تمام آسمانی کتب میں پہلے سے اعلان کر دیا ہو کہ جھوٹا مدعی نبوت قتل کیا جائے گا اور اس قانون کی تعمیل بھی ہوتی رہی ہو۔ لیکن اس زمانہ کا مدعی قتل نہ کیا گیا۔ بلکہ اپنے اعلان کے مطابق وفات پائی۔

اس زمانہ کے ربانی مصلح کی صداقت کا یہ کیسا عظیم الشان نشان ہے دشمنوں نے ہر طرح سے اس کو ہلاک کرنا چاہا۔ مگر خدا نے ہر طرح سے اس کی حفاظت کی۔ کیا خدا کے ایسے عظیم الشان نشان کا انکار کرنا کوئی معمولی بات ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ یعنی وہ لوگ جنھوں نے انکار کیا اور ہمارے نشان کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں۔

دوسرا ثبوت۔ خدا کا یہ قانون قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ نبوۃ کے جھوٹے مدعی اور اس کی جماعت کی ہرگز ترقی نہیں ہو سکتی بلکہ وہ اور اس کا سارا سلسلہ تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے مگر اس معاملہ میں بھی تمام جہاں نے آپ کی مخالفت کی پھر بھی آپ کی اور آپ کے سلسلہ کی روزبروز ترقی ہوتی گئی اور تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی اور لاکھوں انسان آپ کی صداقت کے قائل ہو کر آپ کے سلسلہ کے جان و مال سے خادم ہو گئے کیا کوئی جھوٹا مدعی خدا کے قانون کے خلاف ایسی عظیم الشان کامیابی حاصل کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یقیناً نہیں

تیسرا ثبوت۔ خدا نے اپنے اس مصلح کو عین ضرورت کے وقت مبعوث فرمایا۔

مسلمان اسلام مذہب کے بہت سے فرقے بنا بیٹھے ہیں اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی کے مطابق کہ میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے آپ کو ناجی اور دوسروں کو ناری قرار دیتا ہے حالانکہ ناجی فرقے کے متعلق آپؐ نے یہ علامت بتلائی ہے کہ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ یعنی جس طریق پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ اس طریق کا فرقہ ناجی ہوگا اور وہ ایک جماعت ہوگی۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا اصل طریق کار یہی تھا کہ اسلام کی تبلیغ تمام دنیا میں پہنچا دی جائے اسی طرح اس زمانہ کے ربانی مصلح اور آپ کی جماعت کا اصل کام یہی ہے کہ تمام جہاں میں اسلام کی تبلیغ پہنچائی جائے اس لئے اس جماعت کے مرد و زن ہر ممکن طریق سے تبلیغ اسلام میں دن رات مصروف ہیں۔ اور ہندوستان کے علاوہ غیر ممالک میں ہزار ہا روپے کے خرچ سے مشن قایم کر کے اشاعت اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی علامت کے مطابق یہی ناجی فرقہ ہے اور یہی فرقہ ایک امام اور ایک مرکز کے باعث جماعت کہلانے کا حق رکھتا ہے۔

چوتھا ثبوت ۔ ربانی مصلح یا ربانی مجدد کی یقینی شناخت کے لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چار نشانات مقرر فرمائے ہیں وہ آپ میں بخوبی پائے جاتے ہیں (۱) آپ خدا کے حکم سے مبعوث ہونے کے مدعی ہیں اور اس کے متعلق الہامی احکام آپ کی مشہور کتاب براہین احمدیہ میں شائع کئے گئے ہیں۔ (۲) آپ نے ساری اُمت کو بلکہ غیر اقوام کو بھی اپنے دعاوی کی

تبلیغ مختلف زبانوں اور مختلف ذرائع سے تمام جہاں میں پہنچا دی (۳) آپ کا ظہور صدی کے شروع میں ہوا جو براہین احمدیہ شائع ہونے کی تاریخ سے ظاہر ہے جس کو شائع ہوئے ساٹھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے (۴) آپ نے عربی، فارسی، اُردو میں اسی کتب شائع فرما کر غیر مسلموں کے اعتراضات جو اسلام و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتے تھے وہ دور کر کے اسلام کی عظیم الشان خوبیاں آشکار فرمائیں جن کی ۱۳۰۰ سال میں نظیر نہیں اس شان کا دوسرا کوئی مدعی ہو تو پبلک میں پیش ہونے پر تینیس ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا مگر کسی نے جرات نہ کی۔

موجودہ زمانے کے مصلح کو ہم کیوں مانیں؟

ہمارے غیر احمدی بھائیوں کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے کہ جب قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ خدا کا یہ قانون قدیم سے جاری ہے کہ وہ جس مذہب کو جس عرصہ تک زندہ رکھنا مناسب سمجھتا ہے اس کے لئے خلفاء کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ اور اب دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہمیشہ قایم رہے گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۔ یعنی اب یقیناً صرف اسلام ہی دین الٰہی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صرف اسی مذہب کی حفاظت کے لئے خلفاء کا سلسلہ جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے ۔ اور اس امر کے متعلق اسلام کے بانی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت بھی موجود ہے یعنے اللہ ہر صدی کے شروع میں ربانی مصلح یا مجدد مبعوث فرمایا کریگا۔ اور خدا کے وعدہ کے مطابق ۱۳ سو سال سے یہ سلسلہ برابر جاری ہے جس کو تمام اسلامی دنیا جانتی ہے ۔ لیکن اگر اب کوئی غیر مسلم یہ سوال کرے کہ آپکا یہ دعویٰ ہے کہ صرف اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے تو بتلائے کہ اس زمانہ میں اس مذہب کی تجدید کے لئے خدا نے کونسا ربانی مصلح مبعوث فرمایا ہے تو ہمارے غیر احمدی

بھائی اس کا کیا جواب دیں گے یقیناً ان کو جواب دینے کے لئے کسی ربانی مصلح کی تلاش کرنی ہوگی اور یہ امر ظاہر ہے کہ اس منصب کا دعویدار اس زمانہ میں حضرت میرزا غلام احمد صاحب کے سوا اور کوئی نہیں۔ اس لئے اسلام کو زندہ مذہب ثابت کرنے کے لئے ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ آپ کو اس زمانہ کا ربانی مصلح تسلیم کرے۔ ورنہ ہر شخص جو اس ربانی صداقت کا انکار کرتا ہے وہ اسلام کو اپنے عمل سے دوسرے مذاہب کی طرح ایک مردہ مذہب قرار دینے والا ثابت ہوگا۔

پس ہمیں خدا اور اس کے رسول صلعم کے احکام کے ماتحت موجودہ زمانہ کے ربانی مصلح کو ماننا چاہئے تاکہ دنیا پر یہ ظاہر کرسکیں کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اور ہم کو اس عظیم الشان صداقت کی خوب تبلیغ کرنی چاہئے تاکہ تمام دنیا پر اسلام کی فضیلت آشکارا ہو جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ تمام دنیا ایک خدا ایک رسول صلعم اور ایک مذہب کو ماننے والی ہو جائے گی۔ یہی ہمارا مدعا ہے اور اسی کی تکمیل کے لئے ہم دن رات مصروف ہیں۔

حق کی تلاش کا صحیح طریق

کسی ربانی مصلح کی صداقت معلوم کرنی ہو تو اس کا صحیح طریق یہی ہے کہ اگر وہ مدعی زندہ ہے تو اس سے اور اگر وہ زندہ نہیں تو اس کے جانشین یا پھر اس کے ماننے والوں یا اس کی شائع شدہ کتب سے تحقیق کرنی چاہئے۔ مگر یہ بالکل غلط طریقہ ہے کہ اس کے منکرین اور مخالفین سے جاکر دریافت کیا جائے کہ یہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا ہے یا نہیں؟ اور وہ جو کچھ کہیں یا جو کچھ شائع کریں۔ اُسی کو صحیح تسلیم کرلیا جائے کیونکہ اگر یہ طریق صحیح تسلیم کرلیا جائے تو ہم کو سوچنا چاہئے کہ اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہوتے تو ہم آپ صلعم کی صداقت معلوم

کرنے کے لئے آپ کے ماننے والے مثلاً حضرت ابوبکرؓ وغیرہ کے پاس جاتے یا ابوجہل وغیرہ کے پاس جو آپؐ کے مخالف تھے اور جو خود صداقت شناخت نہ کرسکا وہ دوسروں کو کیا بتائے گا۔

اسی طرح اس زمانہ میں جو غیر مسلم اسلام سے مشرف ہوتے ہیں وہ کسی مسلمان عالم یا اسلامی کتب سے اسلام کی صداقت کو معلوم کرتے ہیں وہ کسی مخالف اسلام کے پاس نہیں جاتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ اسلام کا مخالف ہے اور ہمیشہ اسلام کے خلاف بتائے گا۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ جو شخص کسی صداقت کا مخالف یا منکر ہو۔ وہ کس طرح اس صداقت کی طرف رہنمائی کرسکتا ہے پس اس زمانہ کے مصلح کی صداقت کو معلوم کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ اس کے ماننے والوں سے دریافت کیا جاوے۔ کیونکہ وہ اُس صداقت کو معلوم کرچکے ہیں اور وہی صحیح راہ نمائی کرسکتے ہیں یا پھر اسکی شائع شدہ تصانیف کا مطالعہ کیا جاوے۔ بخلاف اس کے کہ اس کے منکرین سے اس کی صداقت دریافت کی جائے۔

موجودہ زمانہ کے مصلح پر ایمان لانیکے برکات

جب کبھی خدا کی طرف سے نبی۔ رسول یا ربانی مصلح کا ظہور ہوتا ہے تو وہ اپنی صداقت کے متعلق صرف چند دلائل دے کر رخصت نہیں ہو جاتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے ماننے والوں کے لئے عظیم الشان برکات لاتا ہے جنہیں سے کچھ بیان کیجاتی ہیں

(۱) اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول۔

اسلام ایک زندہ مذہب ہے اس کے ثبوت میں خدا اپنے وعدہ کے مطابق اس مذہب کو مضبوط اور تازہ کرنے کے لئے جس شخص کو مبعوث فرماتا ہے وہ خدا کی طرف سے ایک نشان کے طور پر نمودار ہوتا ہے۔ پس اس کا ماننا اسلامی صداقت

کے لئے ایک عظیم الشان نشان کا ماننا ہے اس لئے اس کے ماننے والوں پر خدا کا فضل ہوتا ہے

(۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تعمیل۔

اسلام کے بانی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۳۶۰ سال پیشتر یہ فرمایا تھا کہ خدا ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا شخص مبعوث فرمایا کریگا جو دین کو تازہ کرے گا۔ یہ پیشگوئی ہر صدی میں پوری ہوتی رہی اور خصوصاً چودھویں صدی کے لئے تو اور بھی بہت سے نشانات بتلائے گئے تھے جو سب اس زمانہ میں پورے ہوئے پس ان نشانات کو تسلیم کرنا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان صداقت کی حجت تمام دنیا پر پوری کرنا ہے۔ پس اس لئے بھی اُسے ماننا اور اسکی تبلیغ کرنا اسلام کی بہت بڑی خدمت بجا لانا ہے اس لئے اس طرح خدا کی رحمتوں کا وارث ہونا ہے۔

(۳) انبیاء کی آمد ثانی پر ایمان۔

اس زمانہ میں دنیا کے تمام مذاہب اپنے اپنے نبی کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ مگر وہ سب انبیاء فوت ہو چکے ہیں اس لئے وہ واپس نہیں آسکتے۔ ہاں صرف سرور انبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے سب کے وعدے پورے ہو سکتے تھے کیونکہ آپؐ گذشتہ تمام انبیاء کے جمیع کمالات اپنے اندر رکھتے تھے اور تمام کے سردار تھے مگر آپؐ بھی وفات پا گئے اس لئے آپؐ کے بروز کا آنا دنیا کے تمام انبیاء کا آنا ہو سکتا ہے چنانچہ اس زمانہ کا مصلح فرماتا ہے۔ ؎

زندہ شد ہر نبی بآمدنم — ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

اس زمانہ کا مصلح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے اس لئے اس کی آمد سے دنیا کے تمام مذاہب کے انبیاء کی آمد ثانی کا وعدہ پورا ہو جاتا ہے جس سے اسلام کی فوقیت ثابت ہوتی ہے۔ پس اس راز کو سمجھ کر غیر مسلموں میں

اس کی تبلیغ کرنا اسلام کی عظیم الشان خدمت بجا لانے کی سعادت حاصل کرنا ہے

(۴) آسمانی بادشاہت میں داخل ہونا۔

خدا کی طرف سے جو نبی رسول یا مصلح مبعوث کیا جاتا ہے اس کو ماننا خدا کی آسمانی بادشاہت میں داخل ہونا ہے اسی طرح اس زمانہ کا عظیم الشان ربانی مصلح چونکہ تمام انبیاء کی پیش گوئی کے مطابق مبعوث کیا گیا ہے اس لئے اس کا ماننا آسمان کی عظیم الشان سلطنت میں داخل ہونا ہے۔

(۵) گناہوں کی معافی۔

اس زمانہ کے ربانی مصلح کو ماننا اپنے گذشتہ تمام گناہوں کی معافی حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کے مرسل کو مان کر مومن ہوتا ہے تو غفور رحیم خدا اس کے گذشتہ تمام گناہ بخش دیتا ہے۔

(۶) افراط تفریط و فضول خرچی سے نجات۔

اس زمانہ کے ربانی مصلح کو ماننے سے انسان حقیقی اسلام کو قبول کرتا ہے اور افراط و تفریط کی راہوں سے نجات حاصل کرتا ہے۔ اور بجائے رسم و رواج کی پابندی کے اسلام کے حقیقی اصولوں پر گامزن ہوتا ہے۔ مثلاً شادی غمی وغیرہ موقعوں پر جو فضول خرچی و دیگر بیجا رسوم کرنی پڑتی ہیں جو سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں چھوڑ کر صحیح طریقہ اختیار کرتا ہے اور ان مشکلات سے جو رسم و رواج کی پابندی سے اُٹھانی پڑتی ہیں نجات حاصل کرتا ہے۔

(۷) مومن کی شان اور ایمان باللہ کا مرتبہ۔

خدا تعالیٰ کے مصلح کو ماننے والا مومن کہلاتا ہے۔ یعنی خود امن پانے والا اور دوسروں کو امن پہنچانے والا جو شخص خدا تعالیٰ کے فضل سے اس حق کو سمجھ کر ماننے کی توفیق پاتا ہے اس پر اپنی گذشتہ جہالت کی حالت

کھل جاتی ہے کہ وہ کس طرح ایسے عظیم الشان حق کی اپنی جہالت کی وجہ سے مخالفت کرتا رہا۔ اور اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جاتا۔ تو بعد وفات اس کا کیسا خطرناک حال ہوتا۔ ان سب باتوں کا علم ہونے سے وہ خدا تعالیٰ کا شکرگزار بندہ ہو جاتا ہے کہ کس طرح اُس رحمان و رحیم ہادی نے اس پر فضل کیا اور آخرت کی آگ سے بچا لیا اور امن میں لے آیا۔ اس طرح جب اس کی روحانی نابینائی دور ہو جاتی ہے۔ تو اس کے دل میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ جس طرح اس کے روحانی بھائی اس کو ایسی عظیم الشان صداقت سمجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح اس پر بھی فرض ہے کہ وہ بھی خدا کی مخلوق کو امن کی راہ پر لانے کے لئے جس طرح ممکن ہو کوشش کرے

(۸) زندگی میں عظیم الشان تغیر۔

ربانی مصلح کو ماننے کے پیشتر ہر ایک شخص نفس امارہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ یعنی وہ نفسانی جوشوں میں مبتلا رہتا ہے مگر ماننے کے بعد جب اس کی نابینائی دور ہو جاتی ہے۔ تو وہ جس قدر ربانی مصلح کی تعلیم کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اُسی قدر اس کی اخلاقی و روحانی حالت کی اصلاح ہوتی جاتی ہے۔ اور ترقی کرتا ہوا نفس المطمئنہ کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے یہ ایسا درجہ ہے کہ جس کے متعلق خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۔ یعنی اے خدا کے ساتھ آرام یافتہ نفس اپنے رب کی طرف واپس چلا آ۔ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی پس میرے بندوں میں داخل ہو اور میری بہشت کے اندر آ۔

اس طرح ربانی مصلح کو مان کر اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے کے لئے

یہ کیسا عظیم الشان انعام ہے اس لئے اس کی زندگی کا مدعا یہی ہو جاتا ہے کہ وہ صرف وہی کام کرے جس میں خدا تعالیٰ کی رضامندی ہو اور اس کی مخلوق کی خیرخواہی گو ایسے شخص پر بھی ہر قسم کی دنیاوی مشکلات آتی ہیں مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو ایسی استقامت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ خوشی سے سب کچھ برداشت کر لیتا ہے غرض وہ ہر حال میں خدا تعالیٰ سے راضی اور اس کا دل ہمیشہ مطمئن رہتا ہے یہی وہ بہشتی زندگی ہے جو مومنوں کے لئے اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔

(۹) اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف۔

اس زمانہ کے ربانی مصلح کو ماننے سے اور اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے سے نماز روزہ وغیرہ اسلامی ارکان جو اس سے پیشتر ان کی خوبیاں اور حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے رسمی طور پر ایک بوجھ کی طرح تھے ان میں ایک روح پھونکی جاتی ہے جس کے طفیل اس کے ماننے والوں کو ہر دینی معاملہ میں روحانی لذت حاصل ہوتی ہے ان کا دل دنیا کی محبت سے سرد ہو جاتا ہے اور خدا کے فضل سے وہ ہر ایک معاملہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق پاتے ہیں۔ ان کا تعلق خدا تعالیٰ سے ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ ان کی دعائیں سنتا ہے ان کے لئے سچے خواب اور کشف و الہام کا عظیم الشان دروازہ کھولا جاتا ہے چنانچہ اس ربانی مصلح کی جماعت میں ہزارہا ایسے لوگ موجود ہیں جو حلفاً اس فضل کی شہادت دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر کسی نے ذاتی تجربہ حاصل کرنا ہو تو اس سلسلہ میں شامل ہو جائے اور اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرے۔ پھر دیکھ لے کہ اس پر کس طرح خدا تعالیٰ کا یہ فضل نازل ہوتا ہے۔

(۱۰) معارف و حقایق کا عطا ہونا۔

اس زمانے کے ربانی مصلح نے اسّی کے قریب عربی، فارسی، اور اردو تصانیف شائع فرمائیں جن میں اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و تعلیم کی خوبیوں کے متعلق حقایق و معارف کا خزانہ بھرا ہے۔ ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کیسی تاریکی میں مبتلا تھے اور اب کیسی روشنی میں آ گئے ہیں بلکہ صحیح تو یہ ہے کہ ہم پہلے مردہ تھے اور اب زندہ ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی اس قدر خزانہ تقسیم کریگا کہ اسے لوگ لے نہ سکیں گے اور یہ بالکل صحیح ہے ان کتب میں اس قدر روحانی خزانہ ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔

مخالفین اسلام جس قدر اعتراضات اسلام اور بانی اسلام پر کرتے ہیں اُن سب کے معقول جوابات موجود ہیں اور ہر ایک شخص اپنی لیاقت کے مطابق معلومات حاصل کر سکتا ہے اور ہر مذہب کے مخالف سے مقابلہ میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اسی لئے جب عیسائی۔ آریہ وغیرہ سے مباحثہ ہوتا ہے تو غیر احمدی قادیان تار بھیجتے ہیں کہ آپ اپنے مبلغ کو روانہ فرمائیں ہم کو فلاں شخص نے مباحثہ کا چیلنج دیا ہے پھر احمدی مبلغ جہاں جاتا ہے وہاں خدا کے فضل و کرم سے بیّن کامیابی حاصل کرتا ہے انگلستان اور امریکہ کے لوگ مختلف سوسائٹیوں وغیرہ میں مختلف مضامین پر لیکچر دلانے کے لئے ہمارے مبلغین کو دعوۃ دیتے ہیں اور ہمارے مبلغ ہر قسم کے مسائل کے متعلق اسلامی تعلیم ایسی عمدگی سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرتے جا رہے ہیں غرض ان کتب سے علم حاصل کر کے ہر ایک شخص ایک روشن خیال مبلغ ہو سکتا ہے۔ اور اعلیٰ اسلامی خدمت بجا لانے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے اور تبلیغ جو ہر مسلمان پر فرض ہے جسکو بالکل فراموش کر دیا گیا ہے اس کے لئے بہت آسان ہو جاتی ہے۔

(۱۱) اسلام کے سچے فرقے میں شامل ہونا۔

مسلمانوں نے اسلام مذہب کے بہت سے فرقے بنا دئے اور اُن کے مولویوں نے ایک بھی ایسا فرقہ نہ چھوڑا جس پر کفر کا فتویٰ نہ لگایا ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے جتلا دیا تھا کہ میری امت کے ۷۳ فرقے ہو جائیں گے وہ سب کے سب جہنمی ہوں گے۔ سوائے ایک کے ہر ایک فرقہ مشرکانہ عقائد و رسوم میں مبتلا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ ہر صدی کے شروع میں اسکی طرف سے ایک ربانی مجدد کا ظہور ہو جس کے ذریعہ اصل اسلام پھر آشکار ہو وہی اسلام کا سچا فرقہ ہے۔ اس لئے ہر ایک شخص جو اسے قبول کرتا ہے وہ اسلام کے سچے فرقے میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

(۱۲) امن پسند ہونا۔

اس زمانہ کا ربانی مصلح صلح و امن کا شہزادہ ہے آپ کی تعلیم نہایت پرامن ہے مثلاً یہ کہ ہر مذہب کے بزرگوں کا احترام کرو۔ ایک دوسرے سے للّٰہی محبت کرو وغیرہ۔ کہ جس پر عمل کرنے سے بین الاقوامی تعلقات اچھے ہو جاتے ہیں۔ آپ نے حکومت کے متعلق یہ تعلیم دی ہے کہ اسلامی احکام کے مطابق ہمارا فرض ہے کہ ہم جس حکومت کے ماتحت زندگی بسر کریں اسکی اطاعت کریں اور ہرگز بغاوت یا کسی قسم کے فتنہ و فساد کے معاملہ میں شریک نہ ہوں۔

مسلمانوں کو دعوت

اس زمانہ کے مسلمانوں کی دینی دنیاوی حالت سخت گری ہوئی ہے۔ اگر وہ اپنی دونوں حالتوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو اس زمانہ کے ربانی مصلح کے سلسلہ میں شامل ہو جائیں اور آپ کی تعلیم کے مطابق عمل کر کے دیکھ لیں کہ انکی زندگی میں

کیسی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ کیسے خدا تعالےٰ کے فضلو
اور ان کو بنا بنایا لاکھوں انسانوں کا ایک مرکز حاصل ہوگ
ہیں اور اپنی ترقی کی راہوں کے متعلق تجاویز کر سکتے ہیں
ایسی منظم جماعت کے ساتھ ہوجائے گا جو ایک ... الاطا
کے ماتحت کام کر رہی ہے اور ہر معاملہ میں حد
حاصل کر رہی ہے ایسی ہی جماعت کے متعلق ارشاد ہے کہ اس پر خدا کا ہاتھ ہوتا
ہے پس جب خدا تعالیٰ ... ہمارا محافظ و ناصر ہے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت ہماری
... کی راہ میں روک نہیں ہوسکتی۔ اس کا ہم ... قدر بھی شکر کریں تھوڑا ہے
اسی طرح اور بہت سے برکات ہیں۔ مگر فی الحال انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے
اگر طالب حق کو اس زمانہ کے ربانی مصلح کے دعویٰ اور تعلیم کے متعلق اُردو
یا انگریزی وغیرہ زبانوں میں لٹریچر کی ضرورت ہو تو صرف ایک کارڈ لکھنے سے
ان کی خدمت میں مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

خاکسار

عبداللہ الہ دین۔ الہ دین بلڈنگ

سکندرآباد دکن